١٦٦

٢٨/٢/١٤٣١ھ
١٦

٩٣/٩٥

جامعہ فاروقیہ ... دارالافتاء

[illegible] الحق صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

دو بھائیوں نے مل کر ایک زمین خریدی، جن کو ان کے دوسرے بھائیوں نے ان دو کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور چالاکی و فریب کے ساتھ اسی زمین کو اپنے والد صاحب کے نام کر دی اور کاغذات سب والد صاحب کے نام بنا دی۔

جب ان دو بھائیوں کو معلوم ہوا، تو اس وقت کوئی ردّ عمل کا اظہار نہیں کیا

واضح رہے کہ تمام بھائی اور والد صاحب سب مشترک رہ رہے ہیں، کاروبار الگ الگ ہے لیکن والد صاحب کو تھوڑا بہت خرچہ دیتے ہیں، باقی کسی چیز کی تقسیم نہیں ہوئی

اب معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ زمین والد صاحب ہی کی ہوگی؟ کیونکہ ان کے نام کاغذات کر دی گئی ہے، یعنی کاغذات نام کرنے سے ان کی ملکیت آجائیگی؟

اور اگر کاغذات سے نہ بھی آئی ہو، تو حدیث میں جو آتا ہے "أنت ومالك لأبيك" اس کے تحت والد صاحب حقدار اور مالک بن سکتا ہے؟ اگر نہیں تو حدیث کا صحیح مطلب کیا ہے؟

امید ہے آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں جلد جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

مستفتی: محمد عمران، مراد [?]

اجرکم علی اللہ

0333, 5251350

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامداً ومصلياً

صورت مسئولہ میں جن دو بھائیوں نے دھوکے سے اپنے دوسرے بھائیوں کی زمین کو اپنے والد کے نام کروادیا ان کے ایسا کرنے سے ان کے والد اس زمین کے مالک نہیں بنیں گے، بلکہ یہ زمین بدستور اصل مالکوں کی ملکیت میں ہی رہے گی، جب تک وہ خود اپنے والد کو مالک بنا کر قبضہ نہ دے دیں۔

نیز: حدیث پاک کے جملے ((أنت ومالک لأبیک)) سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا ''کہ بیٹے کی مملوکہ اشیاء درحقیقت باپ کی ہی ملکیت ہیں'' درست نہیں، اس لئے کہ ((لأبیک)) میں لام اباحت کے لئے ہے نہ کہ تملیک کے لیے، اگر یہ لام تملیک کے لیے ہوتو بیٹے کی میراث سے باپ کو ملنے والا حصہ باطل ٹھہرے گا، کیونکہ اس صورت میں بیٹے کا مال تو پہلے ہی باپ کا ہے تو پھر اس کو حصہ ملنے کا کیا مطلب؟؟!!!

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''فتح الباری'' میں اور علامہ عینی رحمہ اللہ نے ''عمدۃ القاری'' میں لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ((الهبة للولد)) کا باب قائم کر کے اس اشکال کو ((جو مشہور حدیث ''أنت ومالک لأبیک'' کے ظاہر سے ہوتا تھا ''کہ بیٹے کا مال اس کے باپ کا مال ہے'')) کو دور کیا کہ اس سے تو یہ لازم آئے گا کہ اگر باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی ہبہ کیا تو گویا اس نے اپنے آپ کو ہی ہبہ کیا۔؟! لھذا مذکورہ فریب اور دھوکہ دینے والوں پر لازم ہے کہ زمین اصل مالکوں کو واپس کریں۔

قال ابن الرفعة هنا: ((أسباب الملک ثمانية: الميراث، والمعاوضات، والهبات، والوصايا، والوقف، والغنيمة، والإحياء، والصدقات)) انتهىٰ.

(الأشباه والنظائر لابن الملقّن، باب إحياء الموات: ٣٥٦/٢، إدارة القرآن)

(الأشباه والنظائر لتاج الدين السبكي، قواعد باب الإقرار: ٣٨٣/١، دار الكتب العلمية)

والشراء من أسباب الملک كما سيأتي............أسباب الملک من الشراء والهبة والصدقة، والميراث، والخلع، والكتابة وغير ذٰلک.

(البحر الرائق، كتاب الكراهية، فصل في الاستبراء وغيره: ٣٦١/٨، دار الكتب العلمية)

(العناية على هامش فتح القدير، كتاب الكراهية، فصل في الاستبراء وغيره: ٥١/١٠، دار الكتب العلمية)

في حديث جابر رضي الله عنه "أنت ومالک لأبيک". قال ابن رسلان رحمه الله: "اللام للإباحة لا للتمليک، لأن مال الولد له وزكاته عليه، وهو موروث عنه". انتهىٰ.

(تحفة الأحوذي، كتاب الأحكام، باب ما جآء أن الولد يأخذ من مال ولده: ٥٩٢/٤،

Scanned by CamScanner

المكتبة السلفية).

الأوّل الهبة للولد ،وانما ترجم به ليرفع اشكال من يأخذ بظاهر الحديث المشهور ((أنت ومالك لأبيک))لأن مال الولد اذا كان لأبيه فلو وهب الأب ولده شيئاً كان كأنّه وهب لنفسه.

(فتح الباری، كتاب الهبة،باب الاشهاد فی الهبة،رقم الحديث:٢٥٨٧، ٥/٢٦٤، قديمی، كراتشی).

(عمدة القاری، كتاب الهبة،باب الهبه للولد،رقم الحديث: ٢٥٨٦، ١٣/٢٠١،دار الكتب العلمية).فقط

والله أعلم بالصواب

كتبه:محمد راشد ڈہکوی

المتخصص فی الفقه الإسلامی

بالجامعة الفاروقية بكراتشی

١٣ / ٢ / ١٤٣١ ھ

الجواب صحیح
محمد یوسف افشانی
١٦ / ٢ / ٣١ ھ

الجواب صحیح
١٥/٢/١٤٣١ھ

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)